

ملفوظات

معارف

علوم

بروایت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

گن گشتہ سیکو پور

بچیں گے۔ (فوائد الصحبة ص ۲۹، محاسن الاسلام ص ۳۹)

پہلے میں۔ (علم الصنوف عن رعم الانوف ص ۱۷)

۲۰۔ فرمایا: مولانا روم قرآن مجید پڑھیں۔

گوید ہم مندریش جز دیدار من

قافیه اندیشیم و دلدار من

حکیم الامت نے فرمایا

یعنی جب میں قافیہ سوچتا ہوں تو مجبور ہوں فرماتے ہیں کہ ہمارے دیدار کے سوا کسی چیز کو مست سوچو۔ اس سے معلوم ہوا کہ غنوی میں جس قدر قافیہ ہیں وہ سب بے تکلف خود ہی آگئے ہیں، سوچ کر نہیں لائے گئے مگر اس پر بھی غنوی کی بلاغت کا یہ حال ہے کہ مومن خاں دہلوی کا مقولہ حضرت مرشدی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ میں نے مومن خاں سے پوچھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولانا کا کلام محبت نہیں۔ مومن خاں نے کہا کہ کسی جاہل کا قول ہوگا۔ مولانا کا استادانہ کلام ہے۔ (مظاہر الاقوال ص ۷)

۲۱۔ فرمایا: جب ہمارے حاجی صاحب نے اس مسجد (پیر محمد والی) میں قیام کا ارادہ کیا، کیونکہ پہلے یہ سہ درہ بنی ہوئی نہ تھی۔ حضرت میاں جی صاحب قدس سرہ کے حکم سے بنی ہے۔ تو حاجی صاحب کے بیٹھنے سے پہلے اس مسجد میں ایک بزرگ حسن شاہ رہتے تھے، صاحب سماع تھے مگر سچے آدمی تھے، دوکاندار نہ تھے۔ جب انہوں نے حاجی صاحب کو یہاں قیام کرتے دیکھا تو وہ اپنا بستر لپیٹ کر شاہ ولایت میں جا پڑے اور فرمایا کہ اب شیخ بستی میں کامل آگیا ہے اس کے سامنے مجھے بستی میں رہنے کی ضرورت نہیں، وہ جنگل میں جا پڑے اور اپنی زندگی کے دن پورے کئے، واللہ میں اس ادا کا عاشق ہوں، افسوس اب ہمارے اندر یہ باتیں نہیں رہیں۔ اسی طرح حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی اپنے شیخ علی احمد صابر کے حکم سے پانی پت تشریف لائے اور یہاں قیام کا ارادہ کیا تو پانی پت میں شاہ بوعلی قلندر پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے اپنے ایک مرید کے ہاتھ کٹورے میں پانی بھر کر شیخ شمس الدین کے پاس بھیجا۔ حضرت شیخ شمس الدین نے اس پر ایک پھول رکھ کر واپس کر دیا۔ لوگ اس رمز کو نہ سمجھے تو انہوں نے قلندر صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات تھی۔ فرمایا کہ میں نے شیخ شمس الدین سے یہ کہا تھا کہ پانی پت میرے اثر سے ایسا بھرا ہوا ہے جیسے یہ کٹورا پانی سے بھرا ہوا ہے، اس میں کسی دوسرے کی گنجائش نہیں۔ آپ فضول تشریف لائے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس طرح رہوں گا جیسے پانی پر پھول رہتا ہے۔ پانی کی جگہ کو نہیں گھیرتا، یعنی میں آپ کے اثر میں تصرف نہیں کروں گا۔ اس کے بعد شاہ بوعلی قلندر خود ہی بستی چھوڑ کر جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ گویا حضرت شیخ شمس الدین کو اجازت دے دی کہ تم جس طرح چاہو تصرف کرو۔ اب ہماری ضرورت نہیں۔ (ارضاء الحق حصہ دوم ص ۵۲)

۲۲۔ فرمایا: حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میاں اشرف علی ٹھٹھا پانی پیا کرو۔

حکیم الامتؒ نے فرمایا

جب ٹھنڈا پانی پیو گے ہر بن موسے الحمد للہ نکلے گا۔ اور اگر گرم پانی پیو گے تو زبان تو الحمد للہ کہے گی مگر اندر سے دل ساتھ نہ دے گا۔ پھر فرمایا جب طرح ٹھنڈا پانی نعمت ہے اسی طرح پیاس بھی نعمت ہے۔ کیونکہ اس سے اس نعمت کی قدر ہوتی ہے۔ چنانچہ مشاہدہ ہے کہ رمضان میں افطار کے وقت سرد پانی سے کتنی مسرت ہوتی ہے۔ بلکہ اہتمام سے برف وغیرہ سے سرد کیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ یہ ہیں علوم اس ارشاد سے پیاس کا نعمت ہونا معلوم ہوا حالانکہ وہ بھی آثار بشریت اور شہوات دنیا میں ہے۔ (السیرح العسر ص ۱۲)

۲۳۔ فرمایا: کہ جیسے تمام قرآن شرح ہے۔ صرف تین مضمونوں کی۔ توحید، رسالت اور معاد۔ اسی طرح حضرت حاجی صاحبؒ نے ساری شریعی کا خلاصہ نکالا تھا کہ تمام فقہی میں دو مضمون اصل مقصود ہیں۔ ایک توحید حالی، دوسرے حقوق شیخ (ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۱۲) حقوق شیخ کے بارے میں حضرت مولانا عزیز الحسن صاحبؒ مجذوبؒ نے خوب فرمایا ہے۔

تین حق مرشد کے ہیں رکھ انکو یاد
اعتقاد و اعتماد و انقیاد

۲۴۔ فرمایا: کہ ہمارے حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی مثال آخرت کے ساتھ ایسی ہے جیسی پرندہ اور سایہ۔ آخرت پرندہ ہے اور دنیا سایہ۔ تم پرندے کو پکڑ لو سایہ خود بخود اس کے ساتھ چلا جائے گا۔ اور اگر سایہ کو پکڑو گے تو نہ وہ قبضہ میں آئے گا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ طالب آخرت کے پاس بہت سال آجاتا ہے۔ بلکہ حق تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو راحت اور چین دیتے ہیں، اور ایسی راحت دیتے ہیں کہ بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔ چاہے اس کے پاس مال و دولت کچھ نہ ہو مگر اطمینان اور شرح قلب سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ (کمالات اشرفیہ ص ۱۲) مرشدنا حضرت حکیم الامتؒ تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا مطلوب نہیں لیکن آخرت کے ساتھ دنیا خود آجاتی ہے جیسے رچ کو جاتے وقت کراچی (یا بمبئی) کی سیر مقصود نہیں ہوتی لیکن راستہ میں کراچی خود آجاتی ہے۔ (القول العزیز)

۲۵۔ فرمایا: کہ حضرت حاجی صاحبؒ دو شخص کو ہجرت سے منع فرماتے تھے، ایک تو دنیا داروں کو کیونکہ یہ لوگ مکہ کے حقوق کیا ادا کریں گے، دوسرے علماء و مقتداؤں کو، کیونکہ ان کی ہجرت سے ہندوستان ہم پولیس ہو جائے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ دل بیکہ و جسم بہ ہندوستان بہ اذ آنکہ جسم بہ مکہ و دل بہ ہندوستان۔ یعنی دل مکہ کی طرف لگا ہو اور جسم ہندوستان میں ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ جسم مکہ میں ہو اور دل ہندوستان میں اڑکا ہو۔ اسی لئے حضرت عمرؓ کی عادت

تھی کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے کہتے پھرتے تھے کہ اب حج ہو چکا، اب گھر کا رستہ لو، یا اهل الیمین یمینکم ویا اهل الشام شامکم ویا اهل العراق عراقکم۔ حضرت عمرؓ بڑے حکیم تھے، وہ جانتے تھے کہ حج کے بعد قدرتی طو پر وطن کا اشتیاق ہوگا، تو اب ایسی حالت میں مکہ کے اندر قیام کرنا باطن کے لئے مضر ہے۔ اس دیار میں اپنے گھر کو یاد کرتے ہوئے نہ رہنا چاہئے، یہ بڑی گستاخی ہے۔ (کمالات الشریفہ ص ۵۴، تفاضل الاعمال ص ۱۲)

(محاسن الاسلام صفحہ ۶)

۲۶۔ فرمایا: ایک دفعہ کسی نے شریف مکہ اور حکام کی شکایت حاجی صاحبؒ کی مجلس میں کی جو صورت غیبت تھی کہ یوں ظلم کرتے ہیں۔ یوں پریشان کر رکھا ہے۔ حضرت نے سنتے ہی معاً فرمایا کہ ہاں بھئی آجکل اسماء جلالیہ کا ظہور ہو رہا ہے۔ (جلالیہ اور جالیہ کے وہ معنی نہیں جو عالمین کہتے ہیں جن میں ان کے نزدیک گوشت چھوڑ دینا ضروری ہے وہ تو ایک مختصر اصطلاح ہے۔ بلکہ مراد اسماء جلالیہ سے اسماء قہریہ اور اسماء جالیہ سے اسماء لطیفہ ہیں، تو یہ سختی وغیرہ جو کچھ ہوتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ظہور ہوتا ہے، اور اس میں خدا تعالیٰ کی حکمتیں ہوتی ہیں۔) وہاں تو دل میں ایک ہی بسا ہوا تھا۔ اس کے بعد مسئلہ توحید اور وحدت الوجود اور مسائل سلوک کی تحقیقات شروع ہوں گی، جس سے وہ غیبت علم و حکمت بن گئی، آجکل گورڈ کا کاغذ بننا ہے ہم نے حاجی صاحبؒ کے یہاں گورڈ کی کتاب بفتے ہوئے دیکھا ہے کہ کیسی ہی لغو اور فضول بات کسی نے کہی ہو مگر حضرت نے اس پر ایک علم عظیم متفرع فرمایا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ حضرت وقت کے امام تھے اور اکثر محققان سلف سے بڑھے ہوئے تھے۔ (جمال الجلیل ص ۲۷، النور ص ۲۷)

ہرچہ گیر دعلتی علت شود ہرچہ گیر د کالے علت شود
 علتی جو کچھ اختیار کرتا ہے علت ہوتی ہے، کامل اگر کفر بھی اختیار کرے گا علت ہوگا۔ اسکی توجیہ
 میں حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا ہے کہ پہلے مصرعہ کا مصداق منافی ہے کہ کلمہ توحید پڑھنا
 اس کے لئے بدک اسفل من اندہ یعنی دوزخ کے سبب سے نیچے کے درجہ میں پہنچنے کا
 سبب ہو گیا اور دوسرے مصرع کے مصداق عمار بن یاسرؓ ہیں جنہوں نے کفار کے مجبور
 کرنے سے کلمہ کفر جاری کر لیا اور کلمہ کفر کا تلفظ کرنے کے بعد روتے ہوئے حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آئے تو فوراً وحی الہی میں تالون اکراہ نازل ہو گیا۔ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

إِيْمَانِهِ الْاِثْمُ اَكْبَرُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ذَلِكُنْ مِّنْ شَرْحِ بِالْكَفْرِ مَذْرَأُ فَعَدِيْهِمْ
 غَضَبُ بَنِي اللهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ جو شخص اللہ پر ایمان لائے بعد میں اللہ کے ساتھ
 کفر کرے مگر جس شخص پر زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن اس جو کھول
 کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا، اور انکو سخت عذاب ہوگا۔ گو آیت اگرچہ نازل
 ہونے کے بعد حضرت عمار بن یاسرؓ کا فعل قانون شریعت بن گیا۔ (جمال الجلیل ص ۳۶، استمرار التوبہ ص ۱۳)
 ۲۸۔ فرمایا: کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں ظاہری محاسبہ نہ تھا مگر برکت اتنی زبردست
 تھی کہ محاسبہ میں وہ کام نہیں بن سکتا جو حضرت کے یہاں بلا محاسبہ ہی بن جاتا تھا۔ یہ محض حضرت
 کی برکت تھی۔ (کمالات اشرفیہ ص ۲۶۱)

۲۹۔ فرمایا: حافظ محمد صامن صاحبؒ اور ہمارے حاجی صاحبؒ میں یہ معاہدہ قرار پایا تھا کہ جہاں
 ایک صاحب بیعت ہوں دوسرے کو خبر کر دیں۔ وہ بھی انہیں بزرگ سے بیعت ہو جائیں گے۔
 پھر حضرت حاجی صاحبؒ لوہاری مبارک میاں جی صاحبؒ (قطب عالم حضرت بیانجیوؒ نور محمد صاحبؒ
 جنہا نوری لوہاری) بیعت ہو گئے اور حافظ صاحبؒ سے تذکرہ کرنا بھول گئے۔ جب حافظ صاحبؒ
 نے دیکھا کہ یہ بار بار لوہاری جاتے ہیں تو دریافت کیا کہ آپ بار بار لوہاری کیوں جاتے ہیں۔ فرمایا میں
 ایک بزرگ سے بیعت ہو گیا ہوں، فرمایا: ہم سے تو معاہدہ ٹھہرا تھا کہ دونوں ایک جگہ بیعت
 ہوں گے، ہم سے تذکرہ کیوں نہ کیا۔؟ فرمایا میں بھول گیا تھا اب پہلے چلو۔ چنانچہ حافظ صاحبؒ
 بھی ہمراہ ہوئے، جب آپ لوہاری پہنچے تو میاں جی صاحبؒ نے دریافت فرمایا کہ حافظ صاحبؒ
 کیسے آئے، عرض کیا: حضرت بیعت کے ارادہ سے آیا ہوں۔ فرمایا: بھائی میں تو بزرگ نہیں ہوں
 ایک میاں جی ہوں، بچوں کو پڑھاتا ہوں، کسی بزرگ سے بیعت ہونا چاہئے۔ حافظ صاحبؒ نے
 کہا میں نے تو اپنا ارادہ عرض کر دیا، آگے آپ کو اختیار ہے۔ اس کے بعد حافظ صاحبؒ ہمیشہ لوہاری
 آتے جاتے رہے اور بیعت کے لئے پھر عرض نہیں کیا۔ آخر میاں جی صاحبؒ نے ایک بار
 خود ہی فرمایا کہ حافظ صاحبؒ کیا اب بھی وہی خیال ہے۔ حافظ صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضرت
 میں تو دل سے بیعت ہو چکا ہوں۔ کیونکہ بیعت اعتقاد ہی ہے، باقی بزرگوں سے اصرار کرنا
 بے ادبی ہے۔ اس لئے صورت بیعت پر میں نے اصرار نہیں کیا۔ فرمایا، اچھا وضو کر کے آ جاؤ
 اور بیعت ہو جاؤ، دیکھئے حافظ صاحبؒ نے صورت بیعت پر اصرار نہیں کیا، بس اپنے اعتقاد
 اور انقیاد کو کافی سمجھا، پھر خود ہی شیخ نے بیعت کے لئے فرمایا تو صورت بیعت بھی نصیب

ہو گئی۔ مگر حافظ صاحبؒ کو جیسے شیخ نے دیر سے بیعت کیا تھا۔ ایسے وہ بھی بہت دیر میں بیعت کرتے تھے، انہوں نے اپنے مریدوں سے اسکی کسرت نکالی۔ چنانچہ عمر بھر میں آٹھ سے زیادہ آپ کے مرید نہیں۔ میں تو کہا کرتا ہوں کہ آپ نے حاملان عرش کی تعداد پوری کر دی کیونکہ وہ بھی آٹھ ہیں، اور حضرت حاجی صاحبؒ بہت جلد بیعت کر لیتے تھے کیونکہ میاں جی صاحبؒ نے آپ کو فوراً بیعت کر لیا تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ پہلے شاہ نصیر الدین صاحبؒ سے بیعت ہوئے تھے، پھر تکمیل سے پہلے ان کا وصال ہو گیا تھا۔ اور شاہ سلیمان صاحبؒ سے کبھی کبھی بیعت کا ارادہ ہوتا تھا کیونکہ وہ اس وقت مشہور تھے۔ اسی عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (یا اپنے شاخ میں سے کسی کو الشد بنو) خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنکے ساتھ ایک بزرگ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاجی صاحبؒ کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ یہ تمہارے شیخ ہیں، حاجی صاحبؒ خواب سے بیدار ہوئے تو بڑے پریشان تھے کہ یا اللہ یہ کون بزرگ ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ کیونکہ خواب میں کچھ بتلایا نہیں تھا۔ آخر ایک دن کسی شخص سے میاں جی صاحبؒ کا تذکرہ سنا تو قلب کے اندر میاں جی صاحبؒ کی طرف سے ایک خاص کشش پائی، معلوم ہوا کہ وہ یہاں سے قریب ہی لوہاری میں رہتے ہیں، تو حضرت نے زیارت کا ارادہ کیا۔ اب حالت یہ تھی کہ جوں جوں لوہاری کی طرف بڑھتے جاتے ہیں اسی قدر دل میں کشش بڑھتی جاتی ہے جیسے کوئی کھینچ رہا ہو۔ جب لوہاری پہنچے اور میاں جی صاحبؒ کی صورت دیکھی تو عجینہ دہی صورت تھی جو خواب میں دکھائی گئی تھی۔ اب تو حاجی صاحبؒ کی اور ہی حالت ہوئی۔ قریب باکر سلام عرض کیا تو میاں جی صاحبؒ نے دریافت فرمایا، صاحبزادے کیسے آنا ہوا، بس حاجی صاحبؒ پر گریہ طاری ہو گیا، اور جوش میں عرض کیا، کیا حضرت کو معلوم نہیں ہے؟ (نہ معلوم اس وقت حضرت حاجی صاحبؒ پر کیا حالت تھی) اس کے جواب میں میاں جی صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے خواب و خیال کا کیا اعتبار۔ اور اس میں خواب کی طرف اشارہ تھا۔ اب تو حاجی صاحبؒ کو اور بھی یقین ہو گیا اور زیادہ گریہ طاری ہو گیا۔ اب میاں جی صاحبؒ نے تسلی فرمائی، کہ میاں گھبراؤ نہیں، جو تم چاہتے ہو ہو جائے گا۔ چنانچہ فوراً بیعت فرما لیا۔ حضرت حاجی صاحبؒ پر یہی اثر غالب تھا کہ طالب کو پریشان نہیں کرتے تھے، مگر دونوں صاحبوں کی نیت بخیر تھی۔ حاجی صاحبؒ کی نیت وسعت و رحمت پر تھی، اس لئے فیض کو عام کر رکھا، اور حافظ صاحبؒ کی نظر اس پر تھی کہ سلسلہ کی بے قدری نہیں کرنا بلکہ اچھی طرح طلب کا امتحان کرنے کے بعد بیعت کرنا چاہتے

۲۔ فرمایا: ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں ایک بار مولانا محمد تاسم صاحبؒ اور بہت سے مشائخین ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں حاضر تھے۔ سب لوگ حضرت سے اپنے حالات کہتے اور حضرت اس پر کچھ ارشاد تلقین فرماتے تھے، مگر مولانا کوئی حال بیان نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت نے خود پوچھا کہ آپ کچھ حال نہیں کہتے تو مولانا رونے لگے اور کہا۔

ہی دستان قسمت راجہ سودا نہ رہبر کامل

اور عرض کیا حال تو کیا کہوں وہ تو درکنار مجھ سے ذکر تک بھی نہیں ہوتا۔ جب بیٹھا ہوں زبان جیسے جکڑ جاتی ہے اور قلب پر ایسا بوجھ ہوتا ہے کہ بارہ شبح بھی پوزی نہیں ہو سکتی۔ حضرت نے بالبیدہ فرمایا مبارک ہو یہ حالت ثقل وحی کا نمونہ ہے، انشاء اللہ علوم نبوت سے آپ کو حصہ ملے گا، یہ وہ زمانہ تھا کہ مولانا نے علوم و حقائق میں ایک سطر بھی نہیں لکھی تھی، اس وقت کونسا ظاہر اقرینہ ایسا موجود تھا جس سے اندازہ کیا جاسکے کہ اسکی تعبیر یہ ہے اور ایسا ہونے والا ہے۔ یہ شیخ کامل کا کام تھا۔ (اول الاعمال ص ۳۲)

۳۔ فرمایا: (قولہ تعالیٰ شانہ) اُولَئِكَ يَبْدِلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عنایت فرمائے گا۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت حاجی صاحبؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اس آیت میں سیئات سے مراد وہ طاعات و عبادات ہیں جو پورے حکم کے موافق نہ ہوں۔ اور یہ ضرور مشکل کام ہے کہ طاعات و عبادات پورے حکم کے موافق ہوں کہیں، کیونکہ اول ہم تو اس کا ارادہ داہتمام ہی نہیں کرتے اور یہ کھلا ہوا جرم ہر وقت ہم پر موجود ہے، دوسرے داہتمام کر بھی لیں تو بے پرواہی ہو جائے گی۔ اپنے روزہ اور نماز کو دیکھ لیجئے کہ ان کی کیا حالت ہے، اخلاص پایا نہیں جاتا، دوسرے آداب عمل رہتے ہیں۔ غرض یہ اعمال ہماری نظر میں حسنات ہیں اور درحقیقت حسنات نہیں، ایک قسم کے مکروہات ہیں اور آیت مذکورہ بالا میں حسب ارشاد حاجی صاحبؒ سیئات سے یہی مراد ہیں جنکی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو حسنات میں لکھ لیں گے۔ (شرح الفقار ص ۲۷)

(جمادی ہے)



جمال شفاء خانہ رجسٹرڈ نو شہرہ ضلع پشاور

دیرینہ پیچیدہ، روحانی، جسمانی
امراض کے خاص معالج